عورت، مرد اور یہ
از
عمیرہ احمد
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

عورت، مرد اور میں

عورت

میں ایک عورت ہوں...... یہ میری وہ شناخت ہے جس پر سب متفق ہیں...... مگر بعض دفعہ مجھے بہت سے رشتوں کے حوالے سے بھی پکارا جاتا ہے جیسے ماں، بہن، بیٹی، بیوی، بہو، ساس وغیرہ وغیرہ...... میرے لیے استعمال ہونے والے لفظوں کا ذخیرہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا...... طوائف، کال گرل اور گرل فرینڈ جیسے لفظ بھی میرے لیے ہی مخصوص ہیں...... اور ہاں بعض دوسرے لفظ بھی ہیں جن سے مجھے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً فساد کی جڑ، مصیبت، نحوست، فتنہ، پاؤں کی جوتی، اللہ میاں کی گائے، لعنت وغیرہ وغیرہ...... بعض ایسے لفظوں سے بھی مجھے پکارا جاتا ہے جن کا اظہار کرنا اور انہیں یہاں تحریر کرنا مناسب نہیں ہوگا...... تحریر کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے اگر آپ مرد ہیں تو یقیناً آپ ان القابات سے واقف ہی ہوں گے جن سے آپ گھر سے باہر والی عورت کو پکارتے ہیں...... اس عورت کو جس سے آپ کا دور یا نزدیک کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا...... بس آپ اسے کہیں دیکھ لیتے ہیں...... ہوٹل میں، پارک میں، سڑک پر، یونیورسٹی میں، آفس میں...... کہیں بھی...... اور اگر آپ ایک عورت ہیں تو بھی آپ ان تمام الفاظ سے واقف ہی ہوں گی کیونکہ زندگی میں کبھی نہ کبھی آپ گھر سے باہر ضرور گئی ہوں گی اور پھر آپ نے اپنے لیے ایسا کوئی لفظ سنا ہی ہوگا۔

اب تک آپ یقیناً میرا ایک امیج بنا چکے ہوں گے (ان سب الفاظ، القاب اور ناموں کی روشنی میں)...... بہر حال ایک لفظ جو میرے لیے کبھی صحیح معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا اور جس لفظ کے حوالے سے میری شناخت کبھی نہیں ہوئی وہ "انسان" کا لفظ ہے...... مجھے ہمیشہ یہ حسرت رہی ہے کہ کاش کبھی مجھے کوئی "تم عورت ہو" کہنے کی بجائے "تم انسان ہو" کہے...... کبھی ایک بار...... بھول چوک سے۔

حیران ہو رہے ہیں نا آپ...... کہ آخر انسان لفظ میں ایسی کیا بات ہے کہ میں اپنے لیے یہ لفظ استعمال کروانا چاہتی ہوں...... انسان لفظ اشرف المخلوقات کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اگر کبھی کسی نے میرے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہوتا تو میں بھی خود کو دوسری مخلوقات سے برتر اور افضل سمجھتی...... چند لمحوں کی خوشی ملتی...... کچھ دیر سکون رہتا...... دوسری مخلوقات سے میری مراد جانوروں اور کیڑوں سے ہے...... اور ہاں درختوں اور پودوں کو بھی ان میں شامل کر لیں...... تو میں بس خود کو ان چیزوں سے بہتر سمجھتی...... مگر...... مگر آپ کبھی بھی یہ مت سوچیں کہ میں ان مخلوقات میں مرد کو بھی شامل کر رہی ہوں...... میں نے بتایا نا کہ میں خود کو صرف جانوروں، کیڑوں اور پودوں سے ہی برتر سمجھتی...... جانوروں میں خاص طور پر کتے سے...... کیڑوں میں خاص طور پر چیونٹی سے...... اور پودوں میں خاص طور پر گھاس سے...... مگر میں آپ کو ایک بار پھر یاد دہانی کروا رہی ہوں کہ میں مرد کو ان مخلوقات میں شامل نہیں کر رہی...... میں ایسا کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتی۔

عورت اللہ کی ایک ایسی تخلیق ہے۔ جس سے اس کی پوری زندگی میں کوئی بھی خوش نہیں ہوتا...... خوش رہنا تو دور کنار کوئی اسے پسند تک نہیں کرتا...... مگر اس کے باوجود اسے برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے...... بالکل ویسے ہی جیسے زمین کتنی ہی بنجر، گرم اور کھردری کیوں نہ ہو کوئی بھی یہ خواہش نہیں کرتا کہ پیروں تلے سے زمین غائب ہو جائے کیونکہ قدم جمانے کے لیے پیروں کے نیچے کسی نہ کسی چیز کی

ضرورت تو ہوتی ہے، چاہے وہ بنجر، گرم اور کھردری زمین ہی کیوں نہ ہو......اس بنجر، گرم اور کھردری زمین پر کوئی خوشی سے پاؤں رکھے یا ناراضگی سے......بہرحال پاؤں تو رکھنا ہی پڑتا ہے......اور میں بھی پیروں کے نیچے آنے والی ایسی ہی چیز ہوں۔

آج سے بہت سال پہلے اللہ نے انسان کو بنایا یعنی مرد کو......اس وقت اللہ نے مجھے اس کے ساتھ نہیں بنایا......صرف مرد ہی کو بنایا......

پھر مرد کو علم عطا کیا اور سارے فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کو کہا......میں اس وقت بھی نہیں تھی...... مجھے اللہ نے اس کے کافی دیر بعد بنایا اور عجیب بات یہ ہے کہ مرد کو اللہ نے مٹی سے بنایا۔ بے جان مٹی سے، بے رونق مٹی سے، ایسی مٹی جس میں خوشبو تک نہیں تھی لیکن مجھے اللہ نے مرد کی پسلی سے پیدا کیا۔ عجیب بات ہے نا کہ مجھے اس نے ایک ایسی چیز سے بنایا جسے اللہ نے علم کی طاقت دی جسے اللہ نے فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ جس کو سجدہ کرنے سے انکار پر ابلیس ہمیشہ کے لیے معتوب قرار دے دیا اور جسے اللہ نے زمین پر اپنی خلافت کے لیے منتخب کیا۔ کیسی عجیب بات ہے نا کہ مرد کے لیے استعمال ہونے والا میٹریل بالکل عام اور معمولی تھا مگر مجھے بنانے کے لیے لیا جانے والا میٹریل اتنا اعلیٰ تھا۔ پھر بھی زمین پر مجھے کبھی وہ عزت، قدر اور اہمیت حاصل نہیں ہوئی جو مرد کو حاصل ہوئی۔

بہرحال جنت میں اپنی تخلیق کے بعد میں تو اس بات پر ہی بہت نازاں تھی کہ مجھے اللہ نے ایسے اعلیٰ میٹریل سے بنایا ہے اور مجھے اس مخلوق کا ساتھی بنایا ہے جسے اللہ نے زمین پر خلافت کے لیے منتخب کیا ہے۔ مجھے بنانے کا مقصد آرام اور سکون تھا عجیب بات ہے نا کہ میرے جیسی مخلوق کی تخلیق کا مقصد ہی آرام اور سکون تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے تکلیف کا عنصر ہی میرے وجود میں نہیں رکھا تھا۔ میرے لیے یہ بہت فخر کی بات تھی۔

میں جنت میں اس مرد کی ہمراہی میں بہت خوش اور مسرور تھی جس کے لیے مجھے تخلیق کیا گیا تھا اور جسے زمین پر اپنی خلافت کے لیے اللہ نے منتخب کیا تھا۔ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میری تخلیق کا مقصد ہی آرام اور سکون پہنچانا تھا اور جنت میں اپنے قیام کے دوران میں نے پوری کوشش کی کہ اپنے ساتھی کو آرام اور سکون پہنچاؤں۔ اس کے لیے ایک اچھا ہمراز ثابت ہوسکوں۔ ایک اچھا ساتھی بن پاؤں۔ میرا خیال ہے میں اپنی اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب بھی تھی کیونکہ میرے ساتھی کو کبھی مجھ سے شکایت نہیں ہوئی اور اس نے ہمیشہ مجھ سے پیار اور محبت کا سلوک کیا وہاں پہلی بار مجھے محسوس ہوا کہ وہ میری عزت بھی کرتا ہے اور اسے میری ضرورت بھی تھی اور اس احساس نے میرے اعتماد کو اور بڑھا دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور بات قابل فخر ہوسکتی ہے کہ کوئی آپ سے محبت اور عزت کا سلوک کرتا ہے اور کسی کو آپ کی ضرورت بھی ہے۔ ان دنوں میں واقعی بہت خوش ہوا کرتی تھی بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ ہم دونوں ہی بہت خوش ہوا کرتے تھے نہیں شاید یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ مرد تو آج بھی بہت خوش ہے......ہاں اگر کسی کی خوشی میں کمی آئی ہے تو وہ میں ہوں......

نہیں میرا خیال ہے آپ اس جملے کو اس طرح پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ اگر کسی کی خوشی ختم ہوگئی ہے تو وہ میں ہوں۔

بہر حال میں آپ کو بتا رہی تھی کہ ان دونوں میں بہت خوش تھی۔ ہم دونوں جنت کے باغوں میں پھرا کرتے۔ وہاں کی خوبصورتی کو سراہتے اور وہاں کی آسائشوں سے لطف اندوز ہوتے اور پھر اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتے جس نے ہم پر اپنا اتنا رحم و کرم نازل کیا تھا۔ ہم دونوں کا خیال تھا کہ ہماری ساری زندگی اسی طرح پرسکون گزرے گی۔ کہیں کوئی مشکل نہیں آئے گی مگر یہ ہماری خوش فہمی تھی۔ ہم اپنی خوشیوں میں مگن ہو کر ابلیس کو بھول ہی گئے تھے۔

ابلیس کو تو آپ جانتے ہی ہیں یہ وہی تھا جس نے اللہ کے کہنے کے باوجود میرے ساتھی کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب میری تخلیق کی گئی تو مجھے اس قصہ کا بھی پتہ چلا اور آپ یقین کریں کہ مجھے ابلیس کو دیکھے بغیر ہی اس سے شدید نفرت ہو گئی۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا میری نفرت کی وجہ کیا تھی۔ آخر ابلیس نے مجھے سجدہ کرنے سے تو انکار نہیں کیا تھا۔ آپ صحیح سوچ رہے ہیں لیکن کیا نفرت کی یہ وجہ مناسب نہیں ہے کہ اس نے میرے ساتھی کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس ساتھی کو جسے اللہ نے علم سے نوازا تھا اور جسے زمین پر اپنی خلافت سونپی تھی اور...... اور جس سے میں شدید محبت کرتی تھی۔ ابلیس نے اسے سجدہ کرنے سے انکار کر کے اسے تکلیف پہنچائی جس کے آرام اور سکون کے لیے مجھے تخلیق کیا گیا تھا اور ان سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ مجھے حیرانی ہوئی تھی کہ کوئی اپنے خالق کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے۔

ہزاروں سال ابلیس اپنے خالق کے پاس رہا اس کی مہربانیوں اور عنایات سے مستفید ہوتا رہا اس کی حمد و ثنا بھی کرتا رہا اور پھر اللہ نے اسے ایک معمولی سا کام کرنے کے لیے کہا اور اس نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ یہ قسم کھائی کہ وہ ازل تک انسان کو بھٹکائے گا، گمراہ کرے گا اور اللہ کی نافرمانی پر اکسائے گا۔ ایسی نافرمانی پر جیسی نافرمانی پر وہ خود مغضوب ہوا تھا۔ کسی چیز سے نفرت کے لیے کوئی اس سے زیادہ وجوہات تو پیش نہیں کر سکتا۔ بس انہی سب باتوں کی وجہ سے مجھے ابلیس بے حد نفرت ہو گئی اور میں نے یہ بھی طے کیا تھا کہ میں اس کے جھانسے میں نہیں آؤں گی۔ میں کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گی اور آپ یقین کریں کہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہوا۔ میں نے اس کے فریب میں نہ آنے کے لیے اپنی پوری کوشش کی مگر ابلیس اتنا کمزور نہیں تھا جتنا میں نے اسے سمجھ لیا تھا۔ وہ جو اس نے خدا سے کہا تھا کہ میں ان پر بار بار وار کروں گا تو اس نے ایسا ہی کیا اور مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ کب میں اس کے فریب میں آ کر گمراہ ہو گئی۔

اس میں میرا بھی اتنا قصور تو نہیں تھا اگر میرے ساتھی جیسا باعلم انسان اس کے فریب میں آ سکتا ہے تو پھر میں کہاں بچ سکتی تھی پھر آپ خود سوچیں کہ یہ کام میرے ساتھی کا تھا کہ وہ مجھے شیطان کے فریب میں آنے سے بچاتا آخر یہ وہی تو تھا جسے خدا نے علم کی نعمت سے نوازا تھا اور اپنا نائب بنایا تھا پھر میری نگہبانی کا ذمہ بھی تو اسی کے سپرد کیا گیا تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ مجھے شیطان کے چنگل سے چھڑانے کے بجائے وہ خود بھی شیطان کے فریب میں آ گیا۔

پھر ہم دونوں نے مل کر اللہ کی صریح نافرمانی کی جس درخت کے پاس جانے سے اللہ نے ہمیں منع فرمایا تھا ہم دونوں نہ صرف اس کے پاس گئے بلکہ اس کا پھل بھی کھایا پھر اللہ ہم سے ناراض ہو گیا اور سزا کے طور پر اللہ نے ہم دونوں کو زمین پر بھجوا دیا۔

یہ ہم دونوں کی وہ غلطی تھی جس کی ساری ذمہ داری مرد نے مجھ پر عائد کر دی اور یہ ایسی غلطی تھی جس کے لیے خدا نے مجھے معاف کر دیا مگر مرد نے آج تک معاف نہیں کیا۔ کتنی صدیاں گزر چکی ہیں مگر آج بھی مرد مجھے موردِ الزام ٹھہراتا ہے کہ میرے بہکاوے میں آ کر اس نے اللہ کی نافرمانی کی...... آپ خود سوچیں میرے جیسی بے علم کیا۔ اتنی طاقتور ہو سکتی تھی کہ وہ مرد جیسے باعلم کو فریب دے سکتی۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مرد ابلیس کے بجائے اس غلطی کے لیے مجھے الزام کیوں دیتا ہے میں نے تو کبھی اسے الزام نہیں دیا کہ مجھے شیطان کے بہکاوے میں آنے سے بچانے کے لیے اس نے اپنے علم کی طاقت کو استعمال کیوں نہیں کیا۔ مگر وہ کسی طرح بھی مجھے بخشنے پر تیار نہیں ہے اس کا خیال ہے کہ اگر میں اسے نہ بہکاتی تو اسے کبھی زمین پر نہ آنا پڑتا وہ ہمیشہ جنت میں ہی رہتا۔

کیا آپ اس کی اس بات پر یقین کر سکتے ہیں؟ ہو سکتا ہے۔ آپ کو اس کی اس بات پر یقین آ جائے مگر کیا آپ نے یہ سوچا ہے کہ خدا نے اسے زمین پر اپنا نائب کیسے بنا دیا جب مرد کے بقول اگر میرے بہکاوے میں نہ آنے پر وہ ہمیشہ جنت میں ہی رہتا تھا تو؟ ہاں سوچیں کہ خدا نے اسے جنت میں اپنا نائب کیوں نہیں بنایا۔ آخر زمین پر ہی اسے اپنا خلیفہ اور نائب کیوں کہا؟ شاید آپ اس سوال کا جواب نہ پا سکیں تو چلیں۔ میں آپ کو بتا دیتی ہوں جواب بہت آسان ہے اللہ نے فرشتوں سے اس کا تعارف یہ کہہ کر کروایا تھا کہ میں نے اسے زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ہے۔

اس کا مطلب تھا کہ وہ شیطان کے بہکاوے میں آتا یا نہ آتا اس درخت کا پھل کھاتا یا نہ کھاتا۔ بہر حال ایک دن ایسا ضرور آنا تھا جب خدا نے اسے زمین پر بھیج دینا تھا۔ اسے بنایا ہی زمین کے لیے گیا تھا جنت کے لیے نہیں تو آخر پھر وہ مجھ پر الزام کیسے عائد کر دیتا ہے؟

زمین پر آنے کے ایک عرصہ بعد تک ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت دور رہے مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ زمین پر کہاں ہے نہ ہی اسے یہ پتا تھا کہ میں کہاں ہوں۔ میں بہت عرصے تک اسے تلاش کرتی رہی اور پھر بالآخر وہ مجھے مل ہی گیا ایک بار پھر سے ہم دونوں اکٹھے زندگی گزارنے لگے۔

زمین پر جنت جیسی آسائشیں نہیں تھیں مگر مجھے اس کی پرواہ نہیں تھی میرے لیے یہ کافی تھا کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور اس کا دکھ اور سکھ شیئر کر سکتی ہوں اسے آرام اور سکون پہنچا سکتی ہوں۔ آخر مجھے اللہ نے اسی لیے تو بنایا تھا اور مجھے اس کے علاوہ اور کسی چیز میں دلچسپی تھی بھی نہیں۔ وہ خدا کی پسندیدہ مخلوق اور میں خدا کی پسندیدہ مخلوق کے لیے منتخب ساتھی۔

مگر پتا نہیں کیوں زمین پر اس کے ساتھ رہنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اس کے دل میں میرے لیے پہلی جیسی قدر اور محبت نہیں ہے۔ کوئی چیز تھی جو ہم دونوں کے درمیان دیوار بن گئی تھی۔ اس نے مجھے معاف نہیں کیا تھا۔ میں نے بہت بار یہ جاننے کے باوجود کہ غلطی صرف میری نہیں تھی۔ وہ بھی اس میں برابر کا شریک تھا۔ یہ جاننے کے باوجود میں نے اس سے بہت بار معافی مانگی۔ اتنی التجا تو میں نے شاید اللہ سے بھی نہیں کی ہوگی جتنی مجھے اس سے کرنی پڑی، ہر بار وہ یہی کہتا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا تھا مگر میں کبھی مطمئن نہیں ہوئی۔ اس نے دل سے مجھے کبھی معاف نہیں کیا۔ آج تک نہیں۔ عجیب بات ہے نا اللہ آپ کو معاف کر دیتا ہے مگر انسان نہیں۔

اس وقت پہلی بار میں بہت دل گرفتہ ہوئی مجھے یوں لگنے لگا کہ میں اسے آرام پہنچانے کے بجائے تکلیف پہنچانے لگی ہوں۔ مگر میں کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ زمین پر بھیجنے کا فیصلہ اللہ کا تھا۔ میں اللہ کے فیصلوں میں دخل اندازی نہیں دے سکتی تھی۔

وقت گزرتا رہا میں اپنی ناکردہ غلطی کی تلافی کے لیے دل و جان سے اس کی خدمت کرتی رہی مگر میری دل گرفتگی اور رنجیدگی میں کمی نہیں آئی۔ میری خدمت اس کا دل جیتنے میں ناکام کیوں تھی۔ تب پہلی بار میں نے خدا سے شکوہ بھی کیا میں نے خدا کو وہ سب کچھ بتایا جو میں محسوس کرتی تھی۔ اللہ کی سب سے بہترین صفت یہ ہے کہ وہ ہماری ہر بات سنتا ہے۔ خاموشی کے ساتھ، سکون کے ساتھ، پیار کے ساتھ، اس وقت بھی جب ہم مشتعل ہوتے ہیں اور ایسی باتیں کہہ رہے ہوتے ہیں جو ہمیں کہنا زیب نہیں دیتا تب بھی اللہ ہماری باتیں سن رہا ہوتا ہے۔ اللہ کی دوسری بہترین صفت یہ ہے کہ وہ ہمارے زخموں پر مرہم رکھتا ہے میرے ساتھ بھی اللہ نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے صرف ایک مرد بنایا پھر تخلیق کا یہ کام مجھے سونپ دیا کس قدر بڑی بات ہے یہ کہ اللہ زمین پر نسل انسانی کو آگے بڑھانے کا عمل میرے سپرد کر دیا۔

میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا میرے لیے یہ اعزاز کی بات تھی کہ خدا نے مجھے اتنی بڑی ذمہ داری سونپ دی ہے۔ میرا خیال تھا اب مرد یقیناً میری عزت اور قدر کرے گا کیونکہ اب میں بہت اہم ذمہ داری انجام دے رہی ہوں مگر ایسا نہیں ہوا دن بدن میں اس کی نظروں سے اور گرتی گئی۔ خدا کی جانب سے سونپی جانے والی اس بڑی ذمہ داری کے باوجود وہ میرے لیے اپنے دل میں کوئی خاص جذبات پیدا نہیں کر سکا پہلے کی طرح مجھے حقیر اور بے کار ہی سمجھتا رہا۔ میری خوشی آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئی۔ مجھے یوں لگنے لگا کہ میں جو چاہے کر لوں۔ وہ مجھ سے کبھی خوش نہیں ہوگا۔

میں صبر شکر سے اپنی زندگی گزار رہی تھی۔ اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں کر سکتی تھی اور تبھی اچانک ایک اور حادثہ ہو گیا۔ آپ ہابیل اور

قابیل کو تو جانتے ہی ہوں گے۔ میری وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ میں بہت حیران تھی اگر مرد مجھے ناپسند کرتا تھا۔ اسے مجھ سے محبت نہیں تھی۔ اسے میری ضرورت نہیں تھی تو پھر میری ملکیت کے معاملے پر اسے اس طرح لڑنے کی بھی کیا ضرورت تھی۔ جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں۔ اس سے تو آپ جان چھڑا لینا چاہتے ہیں۔ اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے لڑتے تو نہیں۔

مگر وہ میرے لیے نہ صرف لڑتا رہا بلکہ اسی لڑائی میں اس نے ایک دوسرے مرد کو قتل بھی کر دیا میرے لیے یہ ایک بہت بڑا شاک تھا۔ زمین پر ہونے والا پہلا قتل...... اور وہ بھی میری وجہ سے...... اور اگر میں پھر آپ سے یہ کہوں کہ اس میں بھی میرا کوئی قصور نہیں تھا تو کیا آپ مان لیں گے۔ آپ مانیں یا نہ مانیں۔ بہرحال میرا واقعی اس میں کوئی قصور نہیں تھا لیکن مجھے پچھتاوا اور خوف ضرور تھا کہ میری وجہ سے ایک بار پھر مرد نے ایک گناہ کیا ہے۔

قتل کرنے کے بعد مرد ایک بار پھر پچھتانے لگا۔ مجھے کوسنے لگا۔ میرے لیے اس سے تکلیف دہ بات کیا ہو سکتی تھی کہ وہ پہلے کی طرح اب بھی مجھے ہی اس گناہ کا موجب قرار دے رہا ہے۔ اب بھی وہ شیطان کی بجائے مجھے اس کا ذمہ دار قرار دے رہا ہے۔ ابلیس کا ایک اور وار کامیاب ہو گیا تھا۔

اس بار بھی غلطی میری نہیں تھی مگر اس بار بھی میں نے اللہ سے بہت توبہ کی۔ صرف اللہ سے توبہ ہی نہیں کی بلکہ مرد سے بھی معافی مانگی۔ نتیجہ کیا ہوا ہمیشہ کی طرح اللہ نے مجھے معاف کر دیا اور مرد کے دل میں پڑنے والی گرہوں میں ایک کا اضافہ ہو گیا۔

اس کے بعد زندگی میرے لیے کبھی بھی آسان نہیں رہی۔ مرد نے میرے لیے حتی المقدور مشکلات کھڑی کیں۔ جی بھر کر ذلیل اور رسوا کیا۔ اپنی ہر غلطی کو میرے ذمہ لگاتا رہا اور میں ہر بار یہ سوچ کر حیران ہوتی رہی کہ وہ اپنے علم کی طاقت کو استعمال کیوں نہیں کرتا۔ ہر بات کو میرے سر کیوں منڈھ دیتا ہے۔

خدا نے اس کو زمین پر حکومت کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے زمین پر حکومت کرنے کے بجائے صرف مجھ پر حکومت کرنا اپنا فرض سمجھا اور یہ حکومت اس نے اپنے ہر روپ میں کی ہے چاہے وہ باپ کا روپ ہو یا بیٹے کا بھائی کا روپ ہو یا شوہر کا ہر روپ میں اس نے میرے لیے زندگی کو تکلیف دہ بنا دیا ہے۔

میری وہ ساری خوبیاں جو کبھی اسے پسند تھیں اب وہ ان کا مذاق اڑاتا ہے۔ میرے ہر روپ میں اسے خود غرضی اور بے وفائی نظر آتی ہے۔ اس کا خیال ہے مجھے اگر کسی چیز میں دلچسپی ہے تو وہ روپیہ ہے اور یہ روپیہ اس کے پاس ہے اس لیے وہ اس سے مجھ سمیت میرا ہر جذبہ خرید سکتا ہے۔

میں حیران ہوتی ہوں کہ وہ کیسا خلیفہ اور خدا کا نائب ہے جو ایسے کام کر رہا ہے جنہیں خدا ناپسند کرتا ہے۔

کسی دور میں مجھے یہ فخر تھا کہ مجھے ایک ایسی مخلوق کے لیے چنا گیا ہے جو خدا کی پسندیدہ ترین ہے مگر اب اسی مخلوق کو دیکھ کر میں سوچتی ہوں کہ کیا اب بھی یہ مخلوق خدا کی پسندیدہ ترین ہے۔ فخر اور غرور کا وہ جذبہ بھی ختم ہو گیا ہے۔

دنیا پر اور کوئی مخلوق نہیں ہے۔ جس نے مرد کی میرے جتنی خدمت اور اطاعت کی ہو اور دنیا پر اور کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جس سے مرد نے میرے جتنی نفرت کی ہو۔ میں نے اس کی اطاعت اور خدمت میں اپنے وجود کو مٹی بنا ڈالا ہے مگر اس کے باوجود وہ مجھ سے خوش نہیں ہے۔ اسی خدمت اور اطاعت کے جوش میں میں نے اس کی ذمہ داریاں بھی اپنے کندھوں پر لینی شروع کر دی ہیں اور آج میں نے مرد کے حصے کی آدھے سے زیادہ ذمہ داریاں بھی اپنے سر لے لی ہیں۔ صرف اس لیے کہ وہ آرام اور سکون سے رہے مگر اس کے باوجود وہ خوش نہیں ہے۔ مجھ سے آرام اور سکون حاصل کرنے کے باوجود وہ مجھے بے کار اور حقیر سمجھتا ہے اور صرف یہی نہیں میری تحقیر کے لیے وہ نت نئے القابات مجھے دیتا رہتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ زمین پر ہونے والے ہر جھگڑے میں میں کسی نہ کسی طرح شامل ہوں وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ اگر میں زمین پر نہ آتی تو زیادہ بہتر تھا پھر زمین پر ہونے

والے فساد میں بہت کم آ جاتی۔

میرا خیال تھا کہ وہ کم از کم ایک ماں کے روپ میں تو میری عزت کرے گا کیونکہ تب اس کی تخلیق میں میرا کردار بھی شامل ہوتا ہے مگر ایسا نہیں ہوا، ماں کے روپ میں بھی اس نے میری کسی خدمت اور اطاعت کو نہیں سراہا بلکہ تب بھی ان چیزوں کو اپنا حق ہی سمجھا۔ بیٹا بن کر بھی وہ مجھے ایک ناقص العقل چیز ہی سمجھتا رہا۔ میری محبت اور شفقت کو میری کمزوری ہی سمجھتا رہا بیٹا بن کر بھی اس کے خیال میں میں کبھی بھی بے وفائی کی مرتکب ہو سکتی ہوں اور تب یہ اس کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اس خطا پر مجھے قتل کر دے۔ آپ نے ایسی کتنی خبریں پڑھی ہوں گی جن میں بیٹے معمولی سے خطا پر ماں کو مار دیتے ہیں ماں بن کر بھی مجھے اس کی زندگی کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس کا خیال ہے کہ میں فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں اور آپ میری محبت کا عالم دیکھیں کہ میں ماں ہوتے ہوئے بھی بیٹی کا حق چھین کر اسے دیتی رہتی ہوں۔ بچپن سے جوانی تک میں ہر چیز میں اسے بیٹی پر ترجیح دیتی ہوں اچھی خوراک سے اچھے لباس تک ہر چیز اسی کا حق بنتی ہے اور میں تو اس وقت بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کرتی جب وہ اپنی بہن پر ہاتھ اٹھاتا ہے یا اسے جھڑکتا ہے۔ بیٹی کے ساتھ ہر چیز میں بے انصافی کرتی ہوں اور یہ سب ایک مرد کے لیے کرتی ہوں۔ اس کے باوجود میں اس کے لیے کبھی اہمیت اختیار نہیں کرتی۔ وہ ساری عمر مجھے اموشنلی بلیک میل کرتا رہتا ہے۔

اور بہن کے روپ میں بھی وہ میرے ساتھ یہی کرتا ہے۔ بہن کے روپ میں بھی وہ مجھ پر اپنی حاکمیت جتانے کے جتن کرتا رہتا ہے۔ اس روپ میں بھی وہ ہر معاملے میں مجھ سے قربانی چاہتا ہے اور اس سب کے باوجود بھی ایک معمولی شک کی بناء پر وہ مجھے قتل کرنے سے نہیں چوکتا تب بھی اسے میرا کوئی ایثار، کوئی خدمت کوئی اطاعت یاد نہیں رہتی۔

اور پھر اگر وہ باپ ہو تو تب بھی میرے لیے اس کے اصولوں اور قوانین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی زمانے میں وہ مجھے پیدا ہوتے ہی زمین میں زندہ گاڑ دیا کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مجھ سے نجات پانے کا یہ بہترین طریقہ ہے پھر اس نے یہ طریقہ چھوڑ دیا اور کچھ نئے طریقے اپنا لیے۔ اس کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ میں اس کے گھر میں بیٹی کے روپ میں کبھی نہ آؤں اور اگر بدقسمتی سے ایسا ہو ہی جائے تو پھر وہ بچپن سے بار بار مجھے مختلف طریقوں سے یہ جتاتا رہتا ہے کہ اس نے اپنے گھر میں رکھ کر مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ تب بھی وہ اسی پر اکتفا نہیں کرتا بیٹے کو مجھ پر ترجیح دیتا ہے۔ اسے ہر چیز میں مجھ پر فوقیت دیتا ہے۔

میں بچپن سے باپ پر جان نثار کرتی رہی ہوں۔ اس کے گھر میں آنے سے لے کر جانے تک میں بھاگ بھاگ کر اس کا ہر کام کرتی رہتی ہوں صرف محبت کی ایک نظر اور شفقت سے بولے گئے چند لفظوں کے لیے مگر اسے کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ وہ میری پوری زندگی کو اپنے طریقے سے گائیڈ کرنا چاہتا ہے اور میں صرف اس کی خوشی کے لیے ہر بار اپنا دل مار لیتی ہوں۔ مگر پھر بھی خاندان کی غیرت پر آنے والی زد کے شبہ پر وہ بھی کہیں بھی مجھے قتل کر سکتا ہے اور اس کام پر کوئی اس کا ہاتھ نہیں روکتا بلکہ ہر کوئی اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہے۔

اور اگر میں بیوی ہوں تو پھر تو شاید مرد کو مجھ پر ظلم کرنے کا لائسنس مل جاتا ہے۔ ایک عورت جسے اس کے تصرف میں دیا گیا ہے۔ وہ آخر اس پر ظلم کیوں نہ کرے۔ صبح سے لے کر رات تک کی جانے والی مشقت کا نتیجہ اکثر وہ الفاظ ہوتے ہیں جو مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

مرد ہمیشہ یہ سمجھتا ہے کہ میں گھر میں رہ کر اس کے کمائے جانے والے روپے پر عیش کرتی ہوں۔ آپ سوچیں کیا گھر کے اندر رہ کر عیش ہو سکتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ دنیا کا سب سے مشکل کام روپیہ کمانا ہے اور یہ مشکل کام وہ کرتا ہے عورت نہیں۔ وہ تو صرف اس روپیہ کو بے دردی سے خرچ کرنا جانتی ہے۔ مگر جو چیز وہ کبھی نہیں سوچتا وہ یہ ہے کہ میں وہ روپیہ کس پر خرچ کرتی ہوں اس گھر پر جس میں وہ رہتا ہے۔ ان بچوں پر جو اس کی اولاد نہیں اس خوراک پر جو وہ استعمال کرتا ہے۔ بیوی بن کر بھی میں ہر طرح اسے خوش کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں مگر وہ خوش نہیں ہوتا۔ ناراض ہو تو ایک دوسری عورت کو میری جگہ دے دیتا ہے۔ دوسری شادی کر کے بہت خوش ہو تو بھی میرے سامنے ایک باہر والی عورت ضرور شریک رکھتا ہے۔ عجیب بات ہے نا وہ عورت سے ناخوش ہے اسے عورت بے کار اور حقیر لگتی ہے۔ اسے عورت بے وفا لگتی ہے۔ اسے عورت روپیہ کی بھوکی لگتی ہے۔ اسے

عورت فساد کی جڑ لگتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنی زندگی میں عورتوں کو تبدیل کرتے رہنے کا عادی ہے اور جتنی زیادہ عورتیں ہوں اتنا ہی خوش رہتا ہے۔ وہ میری بے وفائی پر مجھے قتل کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرے گا مگر طوائف کے پاس یہ جاننے کے باوجود جائے گا کہ وہ بے وفا ہے۔ اس پر یہ جاننے کے باوجود روپیہ خرچ کرے گا کہ وہ روپیہ کی بھوکی ہے۔ عجیب بات ہے نا مگر یہی سچ ہے۔

کیا اتنی ناقدری دنیا میں کسی اور چیز کی ہو سکتی ہے۔ میں اگر اس کی نہیں تو اس کے بچوں کی وفادار بن جاتی ہوں۔ آدھی زندگی مرد کی اطاعت میں برباد کرتی ہوں باقی کی زندگی اولاد کی خدمت میں اولاد کو بھوک سے بچانے کے لیے مجھے گھر سے باہر نکل کر سڑکوں پر آنا پڑتا ہے۔ مرد تب بھی میرا مذاق اڑاتا ہے مجھ پر آواز کستا ہے۔ اس کا خیال ہے یہ بھی میرا ایک ڈھونگ ہے آپ خود سوچیں کبھی بھوک بھی ڈھونگ ہو سکتی ہے اور بھوک بھی اگر بچوں کی ہو تو پھر؟ رزق کمانے کا کام مجھے اللہ نے کبھی نہیں سونپا۔ مرد نے اسے بھی میرے ذمے لگا دیا پھر رزق کمانے کے لیے اس نے مجھے طوائف اور کال گرل بھی بنایا۔ بیٹی بن کر میں نے بھائیوں اور باپ کے لیے اپنی پوری زندگی بھی ضائع کی اور ماں بن کر بچوں کے لیے پوری عمر کا جوگ بھی لیا مگر کہیں بھی میری کوئی قربانی ایسی نہیں جسے مرد نے سراہا ہو۔ اس نے میرے ہر روپ کو اس امیج کے سامنے کھڑا کر دیا جو اس کے ذہن میں فیڈ ہے۔

دنیا میں کسی دوسری مخلوق کو اتنا بے قدر نہیں کیا گیا جتنا مجھے کیا گیا ہے اور دنیا کی کسی دوسری مخلوق نے اپنے کندھے پر اتنی ذمہ داریاں نہیں اٹھائیں جتنی میں نے اٹھائی ہیں۔ میں نے تو چیونٹی سے بھی بڑھ کر بوجھ اٹھایا ہے۔ اولاد کی پیدائش سے پرورش مرد کی خدمت و اطاعت اور گھر سے باہر تک کا ہر کام مجھے کرنا پڑا ہے اور میں نے کیا ہے۔ اس کے باوجود مجھے سراہا نہیں جاتا۔ اس کے باوجود کہ مرد کو خوش رکھنے کے لیے میں نے اپنے آپ کو اپنے مقام سے گرا دیا ہے۔ پھر بھی کوئی مجھ سے خوش نہیں ہے۔

پیغمبروں کی ماں ہونے کے باوجود مجھے ناقابلِ اعتبار سمجھا جاتا ہے۔

دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جو مجھ سے خوش ہو۔ حتیٰ کہ اللہ بھی! اگر میں کسی کے سامنے اپنی کیا صفائی پیش کروں۔ میرے پاس تو کوئی وضاحت کوئی صفائی ہے ہی نہیں۔

میں اکثر سوچتی ہوں کہ آخر میری زندگی کا مقصد کیا ہے کیا صرف دوسروں کو آرام و سکون دینا اور دوسرے بدلے میں میرے لیے کیا کرتے ہیں؟ اور تب مجھے اللہ سے شکوہ ہوتا ہے کہ اس نے شاید واقعی مجھے اتنا حقیر بنا دیا ہے کہ زمین پر موجود انسان کو میری قدر ہی نہیں ہے۔ مگر شکوہ کرنے سے آخر ہوتا کیا ہے۔ شکوہ کرنے سے اللہ کی ناراضگی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

آپ ہی سوچیں کیا کوئی مخلوق میرے جیسی ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو ناراض کرتی پھرے۔ مگر آخر آپ بھی کیوں سوچیں عورت کے بارے میں کوئی سوچتا تھوڑی ہے۔

مرد

میں ایک مرد ہوں اور میری شناخت کے لیے بس اتنا حوالہ ہی کافی ہے۔ بعض دفعہ مجھے رشتوں کے حوالے سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، شوہر، داماد وغیرہ وغیرہ مگر میری بنیادی شناخت ان تمام رشتوں پر حاوی رہتی ہے اور میری بنیادی شناخت میرا مرد ہونا ہی ہے۔

بہت سال پہلے زمین پر مجھے اتارتے ہوئے اللہ نے مجھے اپنا نائب اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ باقی تمام چیزوں کی نگہبانی کا کام اس نے مجھے سونپ دیا۔ چیزوں سے مراد جانور، پودے کیڑے اور عورت ہے اس وقت میں نے یہ کام بڑی خوشی سے اپنے ذمہ لیا تھا۔ میں جذبات سے مغلوب ہو گیا تھا کہ اللہ نے مجھے اتنا بہتر سمجھا ہے کہ میرے ذمہ وہ کام لگا دیے جو پہلے اس نے اپنے ہاتھ میں لے رکھے تھے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ کام آسان نہیں تھا یہ کام بہت مشکل تھا اور مجھے اللہ سے یہ ہی شکوہ ہے کہ اس نے سب سے مشکل کام میرے ذمہ کیوں لگایا۔ پودوں کو صرف اپنی نشوونما سے غرض ہے جانوروں کو صرف اپنی پرواہ ہے کیڑوں اور عورت پر بھی کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی مگر مجھے ..... مجھے تو صرف اپنا ہی نہیں ہر ایک کا خیال رکھنا ہے۔ مخلوقات کی دیکھ بھال کرنی ہے عورت کی نگہبانی کرنی ہے دنیا میں حکومت کرنی ہے پھر لوگوں کو اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق بھی چلانا ہے اور اس کے بعد...... اس کے بعد پھر ہر ایک کی نفرت حاصل کرنی ہے چاہے وہ جانور ہوں دوسرے لوگ ہوں یا پھر عورت کم از کم مرد سے تو کوئی بھی خوش نہیں ہے۔ ہر ایک کو شکایت ہے اور ان شکایتوں کی فہرست اتنی لمبی ہے کہ میں چاہوں بھی تو انھیں دہرا نہیں سکتا۔

دنیا کی خلافت تو خیر کیا کرنی تھی میں تو نگہبانی جیسے چھوٹے سے کام سے کسی کو خوش نہیں کر سکا۔

اللہ نے پہلے مجھے زمین پر نہیں اتارا تھا۔ بنانے کے بہت عرصہ بعد تک مجھے اپنے پاس ہی بے جان رکھا پھر جان بخش دی اور فرشتوں کو سجدہ کرنے کے لیے کہا۔ فرشتوں کا خیال تھا کہ مجھ میں ایسی کوئی خوبی نہیں ہے۔ جس کی بناء پر وہ مجھے خود سے برتر سمجھیں پھر اللہ نے مجھے اپنے علم کا مظاہرہ کرنے کے لیے کہا۔ آپ علم کی طاقت کو تو جانتے ہی ہیں۔ بہر حال یہ وہ تحفہ تھا جو مجھے جنت میں ہی عطا کر دیا گیا۔ خیر میں نے اللہ کی ہدایات کے مطابق ان چیزوں کے نام بتائے جن کے نام اس نے پوچھے تھے۔ فرشتے مجھ سے مرعوب ہو گئے اور پھر اللہ کے کہنے پر انھوں نے مجھے سجدہ کیا ماسوائے ایک کے جو ابلیس تھا۔

اس کا خیال تھا کہ مجھے مٹی سے بنایا گیا ہے اور وہ خود کو مجھ سے برتر سمجھتا تھا اس لیے اس نے مجھے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے دنیا کے قائم رہنے تک مجھے بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی۔

اللہ نے مجھے جنت کے باغوں میں آزاد چھوڑ دیا اور میرے لیے آسائشات کے انبار لگا دیے ہاں بس مجھ پر ایک پابندی لگائی کہ ایک خاص درخت کے پاس جاؤں نہ ہی اس کا پھل استعمال کروں۔ میں جسے خدا نے علم کی طاقت سے آراستہ کیا تھا ایسی طاقت جس کے سامنے فرشتے بھی ٹھہر نہیں سکے تھے۔ وہ یقیناً اتنی چھوٹی سی پابندی کا تو خیال ضرور رکھتا مجھے ضرورت ہی کیا تھی کہ میں جنت کی ڈھیروں ڈھیر آسائشیں چھوڑ کر ایک ایسے معمولی سے درخت کے پیچھے پڑ جاتا جس کے پاس جانے سے اللہ نے میرے خالق نے مجھے خاص طور پر منع کیا تھا میں یقیناً ایسا کبھی نہ کرتا مگر میں نے کیا اور کیوں کیا اس کی بہت زیادہ تفصیل میں جانے کی تو خیر ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ سب جانتے ہی ہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا عورت کے کہنے پر......

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مجھے سجدہ نہ کر کے شیطان نے خدا کی نافرمانی کی اور پھر رہتی دنیا تک مجھے بھٹکانے کا ذمہ اپنے سر لیا مگر

مجھے بھٹکانے کے لیے جو ہتھیار اس نے استعمال کیا وہ عورت کا ہتھیار تھا اور تب سے وہ یہی ہتھیار استعمال کرتا آرہا ہے۔ اکثر یہ ہتھیار کارگر ثابت ہوتا ہے مگر بعض دفعہ یہ ہتھیار کند بھی ہو جاتا ہے یا آپ یہ سمجھ لیں کہ کند کرنا پڑتا ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ مجھے علم جیسی طاقت خدا نے جنت میں ہی عطا کر دی تھی اور ظاہر ہے۔ اس طاقت کے ہوتے ہوئے مجھ پر قبضہ پانا شیطان کے لیے آسان کام نہیں تھا مگر عورت پر قبضہ پانا اس کے لیے بہت آسان کام ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں تمام مخلوقات میں سے عورت ہی سب سے زیادہ کمزور اور بے عقل ہے پھر شعور سے بھی عاری ہے۔ تو خیر شیطان نے عورت کو اپنا ازلی آلۂ کار بنا لیا...... مجھے عورت کا تعارف کرواتا تو یاد ہی نہیں رہا اب میں اس کے بارے میں بتاؤں گا نہیں تو آپ کیسے جانیں گے کہ عورت کیا ہوتی ہے۔

میں آپ کو بتا رہا تھا نا کہ مجھے خدا نے سب سے پہلے تخلیق کیا پھر بہت سی چیزوں کو میرے لیے تخلیق کیا ان میں سے ہی ایک عورت بھی ہے تو یہ بھی ان بہت سی چیزوں میں سے ایک چیز ہے جسے میرے استعمال اور آرام کے لیے بنایا گیا مگر عورت نے اپنی اوقات بھولنے کے بعد زمین میں وہ قیامتیں اٹھائیں جن کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ خیر اس کا بھی زیادہ قصور نہیں ہے میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ اس پر ہمیشہ شیطان کا غلبہ رہتا ہے۔ وہ وہی کچھ کرتی ہے جو شیطان چاہتا ہے۔ اسی عورت کی وجہ سے مجھے جنت سے نکالا گیا...... مرد کو جنت سے نکال دیا گیا۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے اس تکلیف اور ذلت کا جو مجھے خدا کی نظروں سے گر کر ہوئی اور اس تکلیف اور ذلت کا باعث عورت تھی۔ وہ مجھے نہ بہکاتی تو میں اس درخت کا پھل کبھی استعمال نہ کرتا لیکن اس نے تو مجھے بہکانا ہی تھا کیونکہ اس کے اندر شیطان تھا اور شیطان مجھے آسمان سے زمین پر لے آنا چاہتا تھا۔

خیر عورت کے بہکاوے میں آنے کی وجہ سے مجھے سزا کے طور پر زمین پر بھیج دیا گیا اور سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ عورت کو بھی میرے ساتھ ہی زمین پر بھیجا گیا یعنی اللہ چاہتا تھا کہ ازل تک میں شیطان کا سامنا کرتا رہوں۔ زمین پر آ کر میں سنبھل گیا میں نے اپنے گناہ پر اللہ سے معافی چاہی اور اللہ نے مجھے معاف کر دیا۔ مجھے نہیں پتہ عورت نے اللہ سے معافی مانگی یا نہیں اور اگر مانگی بھی تو کیا اللہ نے اسے معاف کیا یا نہیں لیکن بہر حال مجھے اللہ نے معاف کر دیا۔ پھر میں بڑے سکون اور آرام سے زندگی گزارنے لگا۔ زمین پر جنت جیسی آسائشیں نہیں تھیں مگر ہو کیا سکتا تھا واپس جنت میں تو میں جا نہیں سکتا تھا۔ رہنا تو زمین پر ہی تھا اور جب زمین پر رہنا تھا تو پھر صبر شکر کے ساتھ ہی رہنا تھا۔ میں بھی صبر شکر کے ساتھ رہ رہا تھا۔ مگر پھر وہی عورت...... وہی شیطان میرا آرام اور سکون کہاں دیکھ سکتا تھا مجھے اللہ کی عبادت کرتے کہاں برداشت کر سکتا تھا اور اس بار اس نے پہلے سے بھی سنگین وار کیا۔

بہکانے کا سبب پھر عورت ہی تھی مگر اس بار اس نے مجھے زمین سے دربدر نہیں کیا اس بار اس نے میرے ہاتھوں ایک دوسرا مرد قتل کروا دیا۔ ایک بار پھر میں اللہ کی نظروں سے گر گیا۔ جتنا عرصہ مجھے پہلی غلطی کی تلافی کرتے ہوئے لگا تھا اتنے عرصہ کے بعد میں نے اس سے بھی بھیانک کام کیا۔ اگر عورت تنازعہ کی وجہ نہ ہوتی تو میں یہ قتل کبھی نہ کرتا۔ میں ایک دوسرے مرد کو قتل کیسے کر سکتا تھا اور پھر اس مرد کو جو میرا اپنا بھائی تھا مگر عورت نے مجھ سے یہ گھناؤنا کام بھی کروایا۔ اب تو آپ کو اندازہ ہو ہی رہا ہوگا کہ مجھے عورت سے اتنی نفرت اور چڑ کیوں ہے۔

ہمیشہ ہر بار جب بھی میں نے خدا کے قریب ہونے کی کوشش کی ہے یہ کسی نہ کسی طرح بیچ میں آتی رہی ہے کبھی یہ میری محبت کا رخ اپنی طرف موڑ لیتی ہے اور کبھی مجھ سے کوئی ایسا گناہ کروا دیتی ہے جس کے بعد میں خدا کی نظروں سے گر جاتا ہوں...... معتوب ٹھہرتا ہوں اور یہ سب ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے۔

خیر یہ تو ایسے ہی درمیان میں عورت کے تعارف کی ضرورت پڑی تو مجھے یہ چند لائنیں لکھنی پڑیں بہر حال میں تو آپ کو اپنے بارے میں بتا رہا تھا۔ قتل کے بعد ایک بار پھر میں نے توبہ کی پھر یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ عورت مجھ سے گناہ کرواتی۔ میں اپنے علم کی طاقت کو استعمال کرتا اور توبہ کر لیتا نہ وہ مجھے ہمیشہ کے لیے خدا کی نظروں سے گرا پائی نہ میں ہمیشہ کے لیے خدا کی نظروں میں قابلِ توجہ رہا۔ گرنے اور اٹھنے کا یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔

یہ تو تھی میری شاندار تاریخ کا ایک چھوٹا مختصر سا جائزہ۔ زمین پر کسی دوسری مخلوق کی تاریخ اتنی شاندار نہیں ہے۔ کسی دوسری مخلوق سے اللہ

نے تنی محبت نہیں کی۔ کسی دوسری مخلوق پر تنی عنایت نہیں کیں اور کسی دوسری مخلوق پر اتنی ذمہ داریاں نہیں ڈالیں جتنی اس نے مجھ پر یعنی ''انسان'' ۔ یعنی ''مرد'' پر عائد کی ہیں اور میں ہمیشہ سے ان ذمہ داریوں کا بوجھ احسن طریقے سے اٹھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

زمین پر موجود کسی مخلوق نے اتنی محنت، دیانتداری، محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے کام نہیں کیے جتنے خلوص، دیانتداری، محنت اور محبت کے ساتھ میں نے اپنا کام کیا ہے۔ آج زمین پر جتنی ترقی آپ دیکھتے ہیں یہ سب میری کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے۔ خدا نے اگر خلافت کی ذمہ داری مجھے سونپی تھی تو دکھ، آزمائشوں اور مشکلات کے باوجود میں نے اس ذمہ داری کو سرانجام دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس سب کے باوجود مجھے پسند نہیں کیا جاتا۔ میرے ہر کام پر اعتراضات کیے جاتے ہیں میری نیت پر شبہ کیا جاتا ہے۔ میرے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں اور سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ کوئی بھی مجھ سے خوش نہیں ہے حتیٰ کہ..... اللہ بھی۔

میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ اس کی بنیادی وجہ عورت ہے پتا نہیں کیوں اس نے ہمیشہ سے مجھے گمراہ کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے مانتا ہوں کہ اس پر شیطان حاوی ہو جاتا ہے، ابلیس کا قبضہ ہے اس لیے وہ ایسے کام کرتی ہے یہ بھی مانتا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے کمزور ہے اس لیے بڑی آسانی سے ابلیس کے ہاتھ کا ہتھیار بن جاتی ہے مگر ان سب باتوں کے باوجود مجھے غصہ اس پہ آتا ہے کہ وہ شیطان کے سامنے مدافعت کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی اس نے کیوں خود کو مکمل طور پر شیطان کے قبضہ میں دے دیا ہے۔ مرد بھی تو ہے۔ وہ بھی تو شیطان کے سامنے مدافعت کی کوشش کرتا ہے۔ اس پر تو شیطان تنی آسانی سے حاوی نہیں ہو پاتا آخر عورت ہی ہر بار اس کا شکار کیوں بنتی ہے اور یہ سب کچھ کرنے کے باوجود وہ مظلومیت کا ڈرامہ کرتی ہے۔ مکاری اور چلتر میں تو آپ جانتے ہی ہیں عورت کا کوئی جواب نہیں۔ وہ ہمیشہ میری (Authority) کو چیلنج کرتی رہتی ہے ہر چیز میں میرے مقابل آنے کی کوشش کرتی ہے اور یہ بات بالکل بھول جاتی ہے کہ مجھے خدا نے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔

زمین پر بھیجے جانے کے بعد میں نے اپنے ہر رول کو بڑی ذمہ داری سے ادا کرنا شروع کیا چاہے وہ حکمران کا ہو باپ کا ہو بیٹے کا ہو یا پھر بھائی کا میں نے اپنی ذمہ داریاں ہمیشہ احسن طریقے سے ادا کرنی شروع کیں مگر عورت نے پھر بھی واویلا مچانا جاری رکھا کبھی اسے میرے حکمران کے کردار پر اعتراض ہوتا اس کا خیال تھا کہ مرد کی حکومت اسے اس کے حقوق سے محروم کر دیتی ہے اس پر ظلم کیا جاتا ہے اس کی فریاد نہیں سنی جاتی اس کے ساتھ دوسرے درجے کے شہری کا سلوک کیا جاتا ہے یہ سارے الزامات غلط ہیں۔ عورت کو جتنے حقوق دینا ضروری ہیں وہ دیے جاتے ہیں کیا اس کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے اس کی کفالت کا ذمہ ہمیشہ کسی مرد کے سر ہوتا ہے اسے ہر چیز گھر بیٹھے بٹھائے مل جاتی ہے پھر اسے اور کیا چاہیے زمین پر دوسری کوئی مخلوق ایسی نہیں اتاری گئی جسے عورت جتنی آسانیاں دی گئی ہوں مگر پھر بھی عورت خوش نہیں ہے۔ وہ چاہتی ہے اسے مرد جتنی آزادی دی جائے اسے مردوں جتنے حقوق دیے جائیں آپ خود ہی سوچیں کہ یہ انصاف ہے کہ عورت جو زمین پر کچھ نہیں کرتی اسے وہ سارے حقوق دے دیے جائیں جو مرد جس نے زمین پر ذمہ داریوں کا سارا بوجھ اٹھایا ہوا ہے کو حاصل ہیں یقیناً یہ انصاف نہیں ہے اس لیے عورت کو چند حقوق سے محروم رکھنا ہی بہتر ہے۔ پھر عورت حکمران پر الزام عائد کرتی ہے کہ اسے کام کرنے اور اعلیٰ ملازمتوں کے حصول میں آزادی نہیں ہے۔

مجھے تو یہ سوچ کر ہنسی آتی ہے کہ عورت کیا کام کرے گی۔ عورت کو باتیں کرنے، فساد ڈلوانے اور مرد کو بہکانے کے علاوہ اور کون سا کام آتا ہے۔ اب کیا ان کاموں کے لیے حکومت باقاعدہ طور پر سرکاری ملازم بھرتی کرے۔ پہلے عورت کا فتنہ گھر تک محدود ہے اسے سڑکوں پر آنے دیا جائے تو یہ اپنے فتنہ کو اور پھیلا دے گی اس کی وجہ سے مرد اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ٹھیک طریقے سے انجام نہیں دے سکے گا اس لیے حکمران اگر عورت کو گھر کے اندر بند رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹھیک کرتا ہے۔ گھر سے باہر اسے آنے بھی دیا جائے تو پھر اس کے مطالبات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پھر وہ شکایت کرتی ہے کہ مرد اسے تنگ کرتا ہے مرد اس کی زندگی اجیرن کر دیتا ہے آپ ذرا خود سوچیں کہ مرد جس کے پاس علم جیسی طاقت ہے اور جسے زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے کیا وہ ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ میں نے تو آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ بہکانے کا کام ہمیشہ عورت سرانجام دیتی ہے اور گھروں سے باہر آنے کی خواہش بھی وہ اسی لیے کرتی ہے تاکہ مرد کو گمراہی میں مبتلا کر دے ورنہ وہ خوشی خوشی گھر کے اندر کیوں نہیں رہتی۔

یہی نہیں عورت کو مرد کے باپ کے رول پر بھی اعتراض ہے اسے ہمیشہ یہی خوش فہمی رہتی ہے کہ وہ بیٹی کے روپ میں باپ کی جتنی اطاعت کرتی ہے مرد بیٹے کے روپ میں نہیں کر سکتا اور پھر اسے یہ شکایت ہو جاتی ہے کہ مرد باپ ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ ایک دوسرے مرد یعنی بیٹے کو اس پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ آپ خود سوچیں کیا ایک باپ اپنی اولاد میں تفریق کر سکتا ہے یقیناً نہیں لیکن ظاہر ہے بیٹیوں کو وہ سب کچھ تو نہیں دیا جا سکتا جو بیٹے کو دیا جا سکتا ہے کیونکہ جو کچھ بیٹے باپ کے لیے کر سکتے ہیں وہ بیٹیاں نہیں کر سکتیں مگر عورت اس بنیادی فرق کو سمجھ نہیں پاتی اور پھر مرد پر الزام تراشی شروع کر دیتی ہے۔

پھر یہی شکایت اسے بیٹے اور بھائی سے بھی ہوتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ بیٹے اور بھائی بھی باپ کی طرح بہت روک ٹوک کرتے ہیں بہت پابندیاں لگاتے ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے تاکہ مرد کو نگہبان بنا کر بھیجا گیا ہے اور نگہبان کا ایک کام پابندیاں لگانا بھی ہے۔ عورت جیسی ناقص العقل مخلوق اپنے اچھے برے سے کیسے واقف ہو سکتی ہے اس پر پابندیاں نہ لگائی جائیں تو وہ مرد کے لیے رسوائی کا باعث بنتی ہے۔

عورت کہتی ہے کہ مرد اسے تعلیم حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ دراصل عورت تعلیم حاصل کر کے مرد کی برابری کرنا چاہتی ہے۔ اس کے شانہ بہ شانہ چلنا چاہتی ہے مگر میں اتنا احمق تو کبھی نہیں کہ عورت کو تعلیم یا دوسرے معنوں میں علم جیسی نعمت حاصل کرنے دوں میں نے آپ کو بتایا تھا تاکہ یہی وہ چیز ہے جس کی بنیاد پر مجھے فرشتوں نے سجدہ کیا تھا اور اللہ نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا تھا اب یہ نعمت عورت بھی حاصل کرے گی تو وہ تو میرے لیے اور بھی خطرناک ہو جائے گی اس لیے میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے سے روکتا ہوں اور میرا خیال ہے ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔

باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر کے روپ میں جتنی محنت کرتا ہوں آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے خاندان کے لیے روزی کمانا سب سے مشکل کام ہوتا ہے، اور یہ مشکل کام اللہ نے میرے ذمہ لگا دیا ہے کڑکڑاتی سردی ہو یا چلچلاتی گرمی مجھے صبح سے رات تک گھر سے باہر رزق کی تلاش کرنی ہوتی ہے۔ کبھی مزدور بن کر کبھی کسان بن کر اور کبھی کسی اور روپ میں مگر ہر روپ میں محنت مرد کو ہی کرنی پڑتی ہے اور مرد یہ سب اپنے خاندان کے لیے کرتا ہے۔ بیوی اور بچوں کے لیے یا پھر ماں اور بہن بھائیوں کے لیے یا پھر خود سے متعلقہ دوسرے لوگوں کے لیے اور اس کی ساری عمر اسی محنت میں گزر جاتی ہے۔ وہ جوانی سے بڑھاپے کا سفر طے کر لیتا ہے مگر محنت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی نہ اس کی اولاد اس سے خوش ہوتی ہے نہ ماں باپ، اور نہ بہن بھائی اور نہ ہی بیوی۔ ہر ایک کی شکایتیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں۔

اولاد کو باپ کی قربانیاں نظر نہیں آتیں نظر آتا ہے تو صرف ماں کا ایثار۔ بہنوں کو بھائی کی مشقت کا احساس نہیں ہوتا احساس اگر ہوتا ہے تو صرف بہنوں کی وسعت قلبی کا۔ ماں کو بیٹے کی جدوجہد یاد نہیں رہتی یاد رہتی ہے تو صرف بیٹیوں کی خدمت۔

دنیا میں خدا نے مجھے جتنے کردار ادا کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ وہ سب کردار ادا کرنے کے باوجود میں کسی کو خوش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ بعض دفعہ یوں لگتا ہے جیسے میں نے اپنی زندگی کو ضائع کیا ہے، اور وہ بھی ان لوگوں کے لیے جنہیں میری پرواہ ہے نہ میری ضرورت بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مجھے عورت پر بے تحاشہ رشک آتا ہے زمین پر کچھ نہ کرنے کے باوجود وہ کتنی مطمئن، پرسکون اور خوش ہے۔

اولاد اس کی، ماں، باپ اس کے، بہن بھائی اس کے حتیٰ کہ سڑک پر وہ کسی سے مدد مانگے تو وہ بھی اسے فوراً صرف اس لیے مل جاتی ہے کہ وہ عورت ہے اور یہی اگر مرد کرے تو

وہ روئے تو لوگوں کو فوراً اس پر ترس آنے لگتا ہے حالانکہ وہ مکر کر رہی ہوتی ہے میں روؤں تو کسی کو ترس نہیں آتا اور لوگ سمجھتے ہیں کہ میں مکر کر رہا ہوں حالانکہ مرد تو بڑی مجبوری میں ہی روتا ہے۔ وہ حقوق نہ ملنے کا واویلا کرتی رہتی ہے پھر بھی اسے کسی قطار میں کھڑا نہیں ہونا پڑتا۔ سارے مردوں کو چھوڑ کر سب سے پہلے اسی کا کام کیا جاتا ہے۔ میں کتنا ہی مجبور کیوں نہ ہوں قطار میں کھڑا ہو کوئی شخص مجھے اپنی باری کے بغیر آگے بڑھ کر اپنا کام نہیں کرنے دے گا۔ وہ سفر کر رہی ہو تو اسے کھڑا نہیں ہونا پڑتا کوئی نہ کوئی اس کو جگہ دے ہی دیتا ہے۔ مگر میرے ساتھ یہ نہیں ہوتا۔ مجھے بعض دفعہ کرایہ دے کر بھی کھڑے ہو کر ہی سفر کرنا پڑتا ہے۔

ایسی رعایات اور مراعات کی ایک لمبی فہرست ہے جو عورت کو میسر ہیں اور پھر بھی ان کا واویلا ختم ہی نہیں ہوتا اور آپ ذرا یہ سوچیں کہ اسے

زمین پر فرف وڈالے مرد کو گمراہ کرنے اور شیطان کا آلہ کار بننے کے باوجود یہ سب کچھ حاصل ہے اور میں زمین پر سب کچھ صحیح طریقے سے کرنے کے باوجود میں مشکل میں گرفتار رہوں اور رشک کی یہ کیفیت پھر حسد میں نہ بدلے تو وہ کیا ہو۔ ہاں ٹھیک ہے میں عورت سے حسد کرتا ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے اسے بہت سی ایسی چیزیں حاصل ہیں جن کی وہ مستحق نہیں ہے اور بہت سی ایسی چیزوں کے لیے اسے سزا نہیں مل رہی جس کے لیے سے سزا ملنی چاہیے، ور میں چونکہ خدا کا نائب اور خلیفہ ہوں اس لیے میں اسے سزا دینے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

میں اکثر سوچتا ہوں کہ عورت کے بغیر زمین پر کون سے کام رک جاتے ہیں کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ خدا عورت کو نہ بناتا اس کی بجائے اس سے بہتر کوئی دوسری مخلوق بنا دیتا۔ ایسی مخلوق جو زمین پر میرے بوجھ کو کم کرتی اور میری مدد کرتی۔ پھر یہ زمین بھی جنت کا ایک ٹکڑا بن سکتی تھی مگر ایسا نہیں ہوا اللہ نے عورت کو ہی بنایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین جہنم بن گئی اور صرف زمین ہی نہیں بلکہ میری زندگی بھی۔

عورت نے میرے ہر احسان کو فراموش کر دیا میری کسی عنایت کو یاد نہیں رکھا۔ وہ اپنی پوری زندگی صرف ایک کام پر صرف کرتی ہے اور وہ کام اپنے سے وابستہ مردوں کو نیچا دکھانا اور ذلیل کرنا ہے چاہے وہ مرد اس کا باپ ہو، بیٹا ہو، بھائی ہو یا پھر شوہر وہ سب کے ساتھ ایک ہی سلوک کرتی ہے اور یہ کام وہ بڑے کمال اور مہارت کے ساتھ کرتی ہے۔

اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بعض دفعہ تو میں بھی دھوکا کھا جاتا ہوں۔ مجھے بھی اس کی مظلومیت پر ترس آنے لگتا ہے۔ مجھے بھی اس کے لفظوں پر اعتبار آنے لگتا ہے۔ یہ جاننے کے باوجود کہ وہ شیطان کی آلہ کار ہے اس سے سچے کام میں اس کی مہارت کا اندازہ کیجیے۔

اور تب مجھے اللہ سے بڑا شکوہ ہوتا ہے کہ اس نے مجھ پر ذمہ داریوں کے اتنے پہاڑ کیوں لاد دیے اور اگر اس نے مجھ پر اتنی ذمہ داریاں عائد کرنا ہی تھیں تو پھر کم از کم مجھے زمین پر ہی اس کا اجر دیتا اور تب ہی میں سوچتا ہوں کہ شاید میں بھی بے کار زندگی گزار رہا ہوں۔ شاید میری زندگی کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے شاید میرے ہونے یا نہ ہونے سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا شاید اللہ کو میری بھی ضرورت ہی نہیں تھی اور جب میں یہ سب سوچتا ہوں تو پھر مجھے یہ خیال بھی آتا ہے کہ اگر اللہ کو میری ضرورت نہیں تھی تو اس نے مجھے تخلیق کیوں کیا۔ اگر میرے بغیر بھی دنیا کے سارے کام بخوبی ہو سکتے تھے تو پھر اللہ کو مجھے زمین پر بھیجنا نہیں چاہیے تھا مگر پھر میں سوچتا ہوں کہ زمین پر تو میں اپنی غلطی سے آیا تھا ورنہ تو خدا نے مجھے جنت میں رکھا ہوا تھا اور پھر مجھے یہ خیال بھی آتا ہے کہ ہو سکتا ہے اگر میں عورت کے بہکاوے میں آ کر غلطی نہ کرتا تو آج تک جنت میں ہی ہوتا اور یہ بھی ممکن ہے میرا اصلی رول وہیں ہوتا۔

لیکن تب مجھے یہ خیال بھی آتا ہے کہ اگر میں زمین پر نہ آتا تو پھر زمین کا انتظام کیسے چلتا۔ کون آ کر وہ ساری ذمہ داریاں پوری کرتا جو میں کر رہا ہوں پھر میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ عورت تو اور آپ یقین مانیں میں اس کے آگے کچھ نہیں سوچتا۔ میں اس کے آگے کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔ حسد کی آگ اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ اس کے شعلوں میں مجھے عورت نظر ہی نہیں آتی صرف اس کا ہیولہ نظر آتا ہے اور ہیولوں کا کوئی نام نہیں ہوتا نہ ہی کوئی انہیں پہچانتا ہے۔

اور میں یہ سوچ کر خود کو تسلی دیتا ہوں کہ عورت جیسی کمزور اور ناقص عقل مخلوق خدا حکمرانی اور اپنی خلافت سونپنے کے لیے کبھی منتخب نہیں کر سکتا مگر آپ جانتے ہیں خدشات تو خدشات ہی ہوتے ہیں نا میں انہیں خدشات کی وجہ سے عورت کو اس طرح محکوم بنا کر رکھتا ہوں۔ اسے ذلیل کرتا رہتا ہوں اس کی تحقیر کرتا ہوں مگر یہ سب کرنے کے بعد بھی مجھے سکون اور قرار نہیں ملتا مجھے یہی لگتا ہے کہ عورت کا پلڑا اب بھی بھاری ہے اور تب ہی میں سوچتا ہوں کہ میری زندگی کا کیا مقصد ہے کیا میری زندگی کا مقصد عورت سے ایک ازلی اور ابدی جنگ ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا میں نے اپنے رول کو بہت محدود نہیں کر دیا تو پھر میرا مستقبل کیا ہے۔ مستقبل ہے بھی یا نہیں یہ سوال میں پہلی بار اللہ سے نہیں آپ سے پوچھ رہا ہوں یہ جاننے کے باوجود کہ میری طرح آپ کے پاس بھی اس کا جواب نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁

میں

میں ابلیس ہوں ویسے اس نام سے مجھے کم لوگ ہی جانتے ہیں، زیادہ تر لوگ مجھے شیطان کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میرے اور بہت سے نام ہیں۔ آپ تو جانتے ہی ہیں ہر روز ہر وقت میں کتنے الفاظ کا اضافہ ہوتا رہتا ہے، اسی اعتبار سے میرے ناموں میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ بہر حال مجھے ان ناموں میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میں نام کی بجائے کام میں دلچسپی رکھنے والوں میں شامل ہوں ویسے بھی نام ایک بے معنی شے ہے اہم چیز تو کام ہے، وہ کیا کہتے ہیں گلاب کو جس نام سے بھی پکارو وہ گلاب ہی رہتا ہے۔ میں بھی اسی سکول آف تھاٹ سے تعلق رکھتا ہوں۔

بہر حال یہ تو ایک بے مقصد سی بحث ہے جو میں نے خواہ مخواہ ہی چھیڑ دی حالانکہ مجھے تو تعارف کروانے کی ضرورت ہی نہیں تھی میرا تو نام ہی میری پہچان ہے مگر پھر بھی بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنے بارے میں بات کی جائے۔ لوگوں کو اپنی تاریخ سے آگاہ کرتے رہنا چاہیے۔ اس طرح وہ بہت سی باتوں سے واقف رہتے ہیں۔ تو آج میں بھی کچھ ایسے ہی موڈ میں ہوں۔

نام تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں، کام سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں مگر پھر بھی میں اس پر آگے چل کر روشنی ڈالوں گا مگر ابھی آغاز کرتے ہیں میری تاریخ سے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ میں خدا کی مخلوق میں شامل تھا۔ اس مخلوق میں جسے اس نے صدیوں سے اپنے پاس جنت میں رکھا ہوا تھا۔ اس مخلوق میں جو انسان کی آمد سے پہلے اسے سب سے زیادہ عزیز تھی۔ تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ میرا قیام شروع سے ہی جنت میں تھا۔

جب تک میں جنت میں رہا، دن رات خدا کی عبادت کرتا رہا۔ مجھے اس کے علاوہ اور کوئی کام تھا ہی نہیں اور یقین کریں کہ اگر کوئی اور کام ہوتا بھی تو بھی میں ہر کام چھوڑ کر خدا کی عبادت کرتا۔ ان دنوں مجھے خدا سے کچھ ایسا ہی عشق تھا۔ عبادت تو جنت میں موجود اور بھی مخلوقات کرتی تھیں مگر مجھے ہمیشہ یونہی لگتا تھا کہ جتنی محبت، عقیدت اور جانفشانی سے میں اللہ کی عبادت کر رہا ہوں کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

مجھے یاد نہیں کہ میں نے کتنا عرصہ خدا کی عبادت کی۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہی نہیں۔ آپ خود سوچیں آپ اپنے خالق کے پاس ہوں۔ اس کی عبادت کر رہے ہوں تو پھر آپ وقت کا حساب کیسے لگا سکتے ہیں تو کچھ یہی حال میرا تھا۔ مجھے بھی یاد نہیں کہ میں نے کتنے سیکنڈ، کتنے منٹ، کتنے گھنٹے، کتنے دن، کتنے ہفتے، کتنے مہینے، کتنے سال، کتنی صدیوں اور کتنے زمانے اللہ کی عبادت کی، اور صرف عبادت ہی نہیں کی، ڈوب کر اللہ کی عبادت کی۔ اپنا دل وجان لگا کر اس سے محبت کی۔

میرا خیال تھا کہ میری اس عبادت کی وجہ سے اللہ کے نزدیک میرا ایک خاص مقام بن گیا ہوگا۔ آپ خود سوچیں اتنی عبادت کے بعد میں اگر یہ توقع کر رہا تھا تو کیا غلط کر رہا تھا۔ آپ بھی تو یہی کرتے ہیں پانچ وقت کی نماز بھی پڑھ لیں تو یہی توقع کرنے لگتے ہیں کہ اب آپ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہو گئے ہیں تو میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ میں بھی یہ توقع کرنے لگا تھا کہ میں اب خدا کے نزدیک اہمیت اختیار کر گیا ہوں مگر یہ میری سب سے بڑی بھول تھی لیکن اس وقت یہ بات میں نہیں جانتا تھا۔

تو خیر میں آپ کو بتا رہا تھا کہ میں نے صدیوں اللہ کی عبادت کی اور جب میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب میں اللہ کے نزدیک اہمیت اختیار کر گیا ہوں اللہ نے مجھے ایک جھٹکا دیا۔

جی ہاں زبردست جھٹکا اور وہ جھٹکا آپ کی صورت میں دیا تھا یعنی انسان کی صورت میں۔

مجھے آج بھی وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب اللہ نے آدم کو میرے سامنے اور سب کے سامنے لایا تھا اور اللہ نے ہم سب کو بتایا تھا کہ یہ انسان ہے اور اسے اللہ نے زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم سب ہکا بکا رہ گئے تھے۔ ہم سب سے مراد جنات اور فرشتے۔ ہمیں توقع نہیں تھی کہ ہمارا پروردگار اتنا بڑا فیصلہ یوں اچانک کرے گا۔

بہت دیر تک سکتے میں رہنے کے بعد بالآخر فرشتوں نے پہل کی اور اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا وہ اس انسان کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجے گا جو وہاں فساد پھیلائے گا۔ میں فرشتوں کی اس بات پر بڑا خوش ہوا کیونکہ یہ ایک بہت اہم پوائنٹ تھا۔ میرا خیال تھا۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ بدل دے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ تم وہ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں پھر اللہ نے ہم سے کچھ چیزوں کے نام پوچھے۔ اب مجھ سمیت سب سوچ میں پڑ گئے۔ وہ سوال اتنا انوکھا اور عجیب تھا کہ ہم جواب دے ہی نہیں سکتے تھے۔ ہمیں تو صرف عبادت کرنی آتی تھی۔ مگر اس دن جو کچھ اللہ ہم سے پوچھ رہے تھے وہ تو ہمیں آ ہی نہیں سکتا تھا ہم نے سوچنے کی بہت کوشش کی کہ شاید کہیں سے کوئی جواب بن پڑے۔ آخر کو اللہ نے ہم سے ایک سوال پوچھا تھا۔ جواب دینا تو ہمارے لیے ضروری تھا۔ خود میں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے مگر جواب ندارد۔

کچھ شرمندہ ہو کر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ اس پر اللہ نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے پھر اللہ نے خاموش کھڑے اس انسان سے بھی انہی چیزوں کے نام پوچھے۔

اس وقت میرا دل بے اختیار قہقہے لگانے کو چاہ رہا تھا۔ میں بے تحاشا خوش تھا۔ جن چیزوں کے نام آگ اور نور سے بنی ہوئی ہمارے جیسی مخلوق نہیں بتا سکی تھی ان کا نام مٹی سے بنایا گیا انسان کہاں دے سکتا تھا۔ میں یہ سوچ کر خوش تھا کہ جب اسے بھی جواب نہیں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے زمین پر اپنا نائب کبھی نہیں بنائیں گے اور اسے دوبارہ مٹی بنا کر زمین پر بکھیر دیں گے۔

مگر ایسا نہیں ہوا اس وقت ہماری آنکھیں پھٹی کی پھٹی اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے جب اس مٹی سے بنے انسان نے بہت اطمینان اور سکون کے ساتھ بڑی روانی سے ان تمام سوالات کے جواب دے دیے۔ میں آپ کو سچ بتاؤں ایک لمحے کے لیے تو میرا سانس رک گیا تھا۔ کیا یہ ممکن تھا کہ مٹی سے بنا ہوا ایک انسان ان سوالوں کے جواب دے دے جن سوالوں کے جواب نور اور نار سے بنی ہوئی مخلوق بھی نہ دے سکی ہو۔

مگر یہ حیرت صرف ایک لمحے کے لیے رہی تھی۔ دوسرے ہی لمحہ میں جان گیا تھا کہ ان سوالوں کے جواب دینے کی صلاحیت انسان کے اپنے پاس نہیں تھی یہ اللہ کا خاص تحفہ تھا جو اسے عنایت کیا گیا تھا۔ یہ تو مجھے بہت بعد میں پتہ چلا کہ اس تحفہ کو علم کہتے ہیں مگر اس وقت مجھے انسان سے بے تحاشا حسد ہوا کہ اللہ نے کتنی آسانی سے اسے ایک اتنا بڑا تحفہ عطا کر دیا ہے۔

اس وقت میرا دل چاہ رہا تھا۔ میں پھوٹ پھوٹ کر روؤں۔ اتنی عبادات کرنے کے بعد بھی مجھے کچھ نہیں ملا اور انسان کو ایک منٹ ٹھہریے میں ذرا اپنے غصہ پر قابو پا لوں

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اس وقت مجھے انسان سے نفرت ہو گئی تھی۔ شاید میں اس نفرت کا اظہار کبھی نہ کرتا مگر اس کے بعد جو کچھ ہوا اس نے تو مجھے آپے سے باہر کر دیا۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ اللہ نے آگ سے بنے ہوئے جنات اور نور سے بنے ہوئے فرشتوں کو مٹی سے بنے ہوئے انسان کے سامنے سجدہ کرنے کے لیے کہا مٹی سے بنے ہوئے انسان آخ تھو میرا تو دل خراب ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ مٹی سے بنے ہوئے

خیر چھوڑیں میں آپ کو آگے بتاتا ہوں۔ تو جب خدا نے ہم سب کو مٹی سے بنے ہوئے انسان کے سامنے سجدہ کرنے کے لیے کہا تو میں غصہ اور حسد سے پاگل ہو گیا۔ آج تک میں خدا کو سجدہ کرتا آیا تھا۔ آپ کو تو اندازہ ہی نہیں کہ سجدہ کیا ہوتا ہے سجدہ تو وہ تھا جو میں خدا کو کیا کرتا تھا پورے دل و دماغ سے یہ مان لیا کرتا تھا کہ اللہ ہی میرا رب ہے۔ اور اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے جو اس کی ذات یا صفات میں شریک ہے پوری یکسوئی، پوری توجہ اور ہاں آپ مانیں یا نہ مانیں پوری محبت سے میں اللہ کو سجدہ کیا کرتا تھا اور اب اللہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں انسان کو سجدہ کروں۔

ٹھیک ہے اللہ چیزوں میں تفریق نہیں کرتا اس کے نزدیک سب برابر ہیں چاہے وہ آگ ہو پانی ہو نور ہو یا مٹی۔ وہ کسی قسم کے اسٹیٹس میں دلچسپی رکھتا ہے نہ چیزوں کو اس کے مطابق کیٹگرائز کرتا ہے۔ مگر میں یہ کیسے بھول جاتا کہ میں آگ سے بنایا گیا ہوں جو ہر حال میں مٹی سے برتر ہے۔ ٹھیک ہے اللہ کو ان چیزوں کی پرواہ نہیں کیونکہ وہ سبھی چیزوں کا خالق ہے مگر میں تو مخلوق میں شامل تھا میں کیسے ان چیزوں کی پرواہ نہ کرتا آپ اپنے آپ کو دیکھ لیں۔ یہ جو آپ امیری غریبی کے مسئلے پر خود کو برتر اور دوسروں کو کمتر سمجھتے ہیں تو وہ میرے والا مسئلہ بھی کچھ اسی قسم کا تھا۔ اس زمانہ میں اس میٹریل پر اسٹیٹس کی بنیاد ہوتی تھی جس میٹریل سے آپ کو بنایا گیا ہو۔

خیر تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ میں غصہ سے پاگل ہو گیا۔ صدیوں اللہ کی عبادت کرنے کے بعد اللہ نے زمین کی خلافت انسان کو دے دی۔ میں نے صبر کیا۔ علم کی نعمت دے دی میں کچھ نہیں بولا مگر اب اس کو سجدہ جیسی چیز میں شریک کر لیا میرا دل غم سے پھٹا جا رہا تھا۔ مجھے اپنی عبادت پر بڑا ناز اور گھمنڈ تھا۔ آپ کہیں گے کہ عبادت پر ناز اور گھمنڈ نہیں ہونا چاہیے...... نہیں ہونا چاہیے مگر مجھے تھا۔ میں نے آپ جیسی عبادت نہیں کی تھی واقعی عبادت کی تھی اور اس کا نتیجہ انسان کی شکل میں میرے سامنے کھڑا تھا۔

میں نے خدا سے صاف انکار کر دیا کہ میں اسے سجدہ نہیں کروں گا کبھی سجدہ نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو میرے انکار پر بہت غصہ آیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت سے نکلنے کا حکم دے دیا۔ ساتھ ہی میرے لیے عذاب کا اعلان کر دیا۔

تب میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اتنی اجازت دے کہ میں ابد تک انسان کو بھی اسی طرح نافرمانی پر مجبور کرتا رہوں جس طرح انسان کی وجہ سے میں نافرمانی پر مجبور ہو گیا تھا۔ اللہ نے میری درخواست قبول کر لی۔

اس وقت میں نے اللہ سے کہا کہ میں انسان پر بار بار وار کروں گا۔ اس کے آگے سے آؤں گا، پیچھے سے آؤں گا، اوپر سے آؤں گا، نیچے سے آؤں گا، دائیں سے آؤں گا، بائیں سے آؤں گا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی کہا کہ جب میں ایسا کروں گا تو ان میں سے زیادہ تر کو نافرمان پائے گا اور تب اللہ نے فرمایا تھا کہ جو نافرمانی کریں گے۔ وہ تیرے ساتھ ہی دوزخ میں جائیں گے مگر جو میرے بندے ہوں گے وہ تیرے کسی فریب میں نہیں آئیں گے۔

آپ یقین نہیں کر سکتے کہ میں اللہ کے اس فرمان پر حسد سے کس طرح جل بھنا تھا۔ اللہ کو کس قدر اعتبار اور اعتماد تھا انسان پر اور کتنی محبت سے اللہ نے کہا تھا۔ میرے بندے...... اُف میں بتا نہیں سکتا کہ کیسے میں اس وقت انسان کا خون کر دینا چاہتا تھا۔ میں صدیوں اس کی عبادت کر کے اس قابل نہیں ہو سکا تھا کہ وہ مجھ پر اعتبار کرتا اور انسان چند لمحوں میں اپنی تخلیق کے بعد اس کے اتنا قریب ہو گیا تھا کہ اللہ اس پر اپنے اعتماد کا ذکر یوں کر رہا تھا۔

میں نے اسی وقت طے کر لیا تھا کہ میں نے انسان پر خدا کے اس اعتماد کو ختم کرنا ہے اور اس دن سے لے کر آج تک میں انہی کوششوں میں مصروف ہوں۔

اللہ نے اس دن انسان کی تخلیق کا سلسلہ صرف مرد پر ہی ختم نہیں کیا بلکہ اس کے بعد اس کے ساتھی کے طور پر عورت بھی بنائی۔

وہ دونوں جنت کے باغوں میں پھرا کرتے اور میں انہیں گمراہ کرنے کے لیے منصوبے بناتا رہا۔ مگر اپنے کسی بھی منصوبے پر عمل کرنے سے پہلے میں نے ایک لمبے عرصے تک ان دونوں کو اپنی نظروں میں رکھا۔ ان کی ایک ایک عادت، ایک ایک حرکت نوٹ کرتا رہا۔ انہیں کون سی چیزیں خوش کرتی ہیں اور کون سی پریشان کر دیتی ہیں۔ کون سی چیز ان کی کمزوری ہے اور کون سی چیز ان کی مضبوطی۔ میں ہر چیز، ہر بات نوٹ کرتا رہا۔

ان دونوں کے درمیان اس زمانے میں اتنی دوستی نظر آتی تھی کہ مجھے حسد ہونے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ یک جان دو قالب ہوں اور ویسے یہ ٹھیک بھی تھا۔ آخر عورت کو مرد کی پسلی سے ہی تو پیدا کیا گیا تھا۔

پہلی بار عورت کی تخلیق کے بعد جب میں نے عورت کو دیکھا تھا تو میں دنگ رہ گیا تھا۔ اس سے زیادہ مخلوق میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور میرے غم و غصہ میں یہ سوچ سوچ کر اضافہ ہوتا گیا کہ یہ خوبصورت مخلوق مرد کے ساتھی کے طور پر تخلیق کی گئی ہے۔

پہلے میں عورت کی خوبصورتی سے متاثر ہوا تھا پھر آہستہ آہستہ مجھے اس میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبیاں نظر آنے لگیں۔ وہ رحم دل تھی، مہربان تھی، فیاض تھی، قربانی کے جذبے سے معمور تھی، سراپا ہمدردی تھی، ایثار کا پیکر تھی مگر یہ سب کچھ صرف اور صرف مرد کے لیے تھا۔ میرے حسد میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ آپ خود سوچیں آخر اللہ نے انسان پر نعمتوں کے ڈھیر کیوں لگا دیے اور ہر نعمت پہلے سے برتر، پہلے سے بہتر...... اور ایک میں تھا جس کا اللہ کو کبھی خیال نہیں آیا حالانکہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں نے اللہ کی کتنی عبادت کی تھی۔

جب میں نے ان دونوں کا بہت اچھی طرح جائزہ لے لیا تو ایک دن میں ان کو پھانسنے کے لیے کسی ایک منصوبے کو سوچنے لگا۔ آخر کس طرح میں ان دونوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوتا؟

سب سے پہلے مجھے ان دونوں کے باہمی اعتماد کو ختم کرنا تھا انھیں ایک دوسرے سے بدگمان کرنا تھا۔ اس کام کے لیے میں نے بہت سے منصوبے بنائے اور بالآخر ایک منصوبہ میرے دل کو بھا گیا۔

میں جانتا تھا جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے قریب جانے سے اللہ نے انسان کو منع فرمایا ہے اور میں نے سوچا تھا کہ میں انسان کو بہکا کر اسی درخت کے پاس لے جاؤں گا نہ صرف وہاں لے جاؤں گا بلکہ اس درخت کا پھل بھی کھانے پر مجبور کر دوں گا اور میں نے یہ سوچا تھا کہ یہ کام دونوں سے کرواؤں گا اور اس طرح کرواؤں گا کہ گناہ کرنے کے بعد دونوں ہی اپنے آپ کے بجائے دوسرے کو اس غلطی کے لیے قصور وار سمجھے اور پھر اس طرح دونوں کے درمیان موجود اعتماد اور دوستی ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی۔

منصوبہ طے کرنے کے بعد میں نے دل و جان سے اس پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ شروع شروع میں مجھے ناکامی ہوئی وہ دونوں کسی طور بھی میرے جھانسے میں آنے پر تیار نہ تھے مگر میری سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ میں مستقل مزاج اور ثابت قدم ہوں، جو طے کر لیتا ہوں وہ ہر قیمت پر کر گزرتا ہوں۔

تو میں نے اس معاملے میں بھی ہمت نہیں ہاری۔ ایک داؤ ناکام ہوتا تو دوسرا آزماتا۔ دوسرا کارگر ثابت نہ ہوتا تو تیسرے داؤ کو کام میں لاتا اور آخر کار میری محنت رنگ لانے لگی۔ وہ انسان جو پہلے میری بات سننے پر بھی تیار نہ تھا اب آہستہ آہستہ نہ صرف میری بات سننے لگا تھا بلکہ میری بات اس کے دل پر اثر بھی کرنے لگی تھیں۔ پھر ایک وقت وہ بھی آیا جب میں مکمل طور پر ان دونوں کے ذہنوں کو اپنے زیر اثر لے آیا تھا۔ دونوں وہی کر رہے تھے جو میں کہہ رہا تھا وہ کہہ رہے تھے جو میں چاہتا تھا اور پھر انھوں نے وہی کیا جس کا منصوبہ میں نے بنایا تھا۔ دونوں نہ صرف اس درخت کے پاس گئے بلکہ اس درخت کا پھل بھی کھایا۔ اس وقت میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی میں چھلانگیں لگا رہا تھا، چیخیں مار رہا تھا۔ میں نے انسان کو نافرمانی پر مجبور کر دیا تھا۔ اس انسان کو جسے خدا نے زمین پر اپنا نائب بنایا تھا۔

اب میں چاہتا تھا کہ اللہ ان کو بھی اسی طرح سزا دے، جس طرح اس نے نافرمانی پر مجھے سزا دی تھی اور ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے ان کی نافرمانی پر انھیں جنت سے نکال دیا۔ مجھے اس سزا پر بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ مجھے یہ سزا بہت کم لگی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ خدا انسان سے زمین کی خلافت بھی چھین لے مگر ایسا نہیں ہوا اللہ نے انھیں صرف زمین پر بھیج دیا۔

میں بھی ان دونوں کے ساتھ ہی زمین پر آ گیا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ ان کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ ایک بار پھر انھیں کسی ایسی نافرمانی پر مجبور کر دوں گا جس کی سزا کے طور پر اللہ انسان کو زمین کی خلافت سے محروم کر دے۔

زمین پر آنے کے بعد مجھے یہ دیکھ کر بڑی کوفت ہوئی کہ مرد اور عورت دونوں اللہ سے معافی مانگ رہے ہیں، توبہ کرنے میں مصروف ہیں۔ میں نے ان دونوں کی توجہ دوسری چیزوں کی طرف مبذول کروانے کی کوشش کی مگر میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

اللہ نے ان دونوں کو زمین پر بھیجتے ہوئے ایک دوسرے سے الگ الگ بھیجا تھا اور وہ ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔ مجھے اس وقت بڑی ہنسی آتی جب دونوں اللہ سے توبہ کرتے ہوئے آنسو بہا رہے ہوتے اور ساتھ ہی ان کو ایک دوسرے کا خیال آ جاتا۔ ایک بات پر مجھے بڑا اطمینان تھا کہ میں مرد کے دل میں بدگمانی کا بیج بونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کم از کم اب وہ عورت پر کبھی بھی اعتماد نہ کرتا۔ ایک قابل اعتماد اور جان

نثار ساتھی سے میں نے اسے محروم کر دیا تھا۔ اس کے دل میں اچھی طرح یہ بات بٹھا دی تھی کہ مرد کسی قسم کی غلطی سے پاک ہے یہ صرف عورت تھی جس کے بہکاوے میں آ کر وہ خدا کی نافرمانی کر بیٹھا ورنہ اس جیسی مخلوق جو علم کی دولت سے مالا مال تھی وہ غلطی کیسے کر سکتی تھی۔ ہر بار جب اسے میرا خیال آتا تو میں اسے اچھی طرح تسلیاں دے کر مطمئن کر دیتا کہ مرد میرے فریب میں آ ہی نہیں سکتا میں تو صرف عورت کو آلہ کار بناتا ہوں کیونکہ وہ کمزور اور ناقص العقل ہے۔ رفتہ رفتہ اسے یہ یقین ہو گیا کہ واقعی یہ عورت ہی ہے جو میری آلہ کار بنی ہوئی ہے۔

دوسری طرف میں عورت کے ذہن میں یہ بھی خیال پختہ کرتا گیا کہ مرد کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ اسے بے کار سمجھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کے لیے ذمہ دار سمجھتا ہے۔

زمین پر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان دونوں کو ملا دیا بلکہ انھیں معاف بھی کر دیا مگر میرے لیے ابھی یہ حرف ابتدا تھی۔ کچھ عرصہ تک دونوں پُرسکون طریقے سے رہے۔ میری تمام کوششوں کو ناکام بناتے رہے اور زمین پر نسلِ انسانی کی پیدائش کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

بہت سی ناکامیوں کے بعد بالآخر ایک بار پھر میرے ہاتھ ایک موقع لگا کہ میں مرد کو گناہ پر اکساؤں اور میں نے ایسا ہی کیا۔ عورت کو بنیاد بنا کر ہابیل اور قابیل میں جھگڑا کروایا اور ایک کو دوسرے کے ہاتھ قتل کروا دیا۔ عورت کو اس بار بھی انوالو کرنا اس لیے ضروری تھا تاکہ مرد کے ذہن میں یہ خیال پختہ ہو جائے کہ عورت ہی اصل فتنہ ہے اور وہ فساد کی جڑ ہے اور میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

قتل کرنے کے بعد ایک بار پھر مرد نے پچھتانا شروع کر دیا۔ مگر خیر پھر تو میں وار پر وار کرتا گیا۔ پہلے میں سو وار کرتا تھا تو کہیں ایک وار جا کر کامیاب ہوتا تھا مگر ایک وقت وہ آ گیا کہ سو میں سے صرف ایک وار ہی ناکام ہوتا ہے۔

میں نے انسانوں سے وہ کچھ کروایا ہے جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔ مگر آپ دیکھ لیں کہ تصور نہ کرنے کے باوجود بھی انسان وہی کچھ کرتا ہے جو میں کروانا چاہتا ہوں۔

میری کامیابی کی بنیادی وجہ تو میری پلاننگ ہی تھی اور میری پلاننگ ہمیشہ سے یہی تھی کہ میں عورت اور مرد کا باہمی رشتہ کمزور کر دوں، دونوں کے درمیان اعتماد ختم ہو جاتا اور شک اس کی جگہ لے لیتا تو میرا کام بہت آسان ہو جاتا اور میرا کام تو آپ جانتے ہی ہیں ناں۔

اس کے بعد تو کامیابیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جو میرے حصے آیا اور اب تک آ رہا ہے لیکن صرف کامیابیاں ہی نہیں کچھ ناکامیاں بھی میرے حصے میں آئی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن پر میں نے بڑا زور مارا مگر اللہ کی نافرمانی...... یہ کام انھوں نے نہیں کیا۔

پیغمبروں نے مجھے جتنا ذلیل و نامراد کیا کسی اور نے نہیں کیا۔ آپ کو یاد ہی ہے نا حضرت ابراہیم علیہ السلام...... میں کیا بتاؤں کس کس طرح میں نے انھیں اپنے بیٹے کی قربانی سے روکا تھا مگر وہ کسی طرح میرے فریب میں نہیں آئے اور پھر ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام...... انھوں نے میرے ساتھ کیا کیا۔ پھر انھیں کی نسل میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... یقین کریں پیغمبر تو اور بھی بہت سے تھے جنھیں میں نے بہکانے کی کوشش کی اور جنھوں نے مجھے دھتکارا مگر جس طرح انھوں نے دھتکارا...... وہ تو مانا پیغمبر تھے مگر ان کے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ ان لوگوں کو بھی بہکاتے ہوئے مجھے دانتوں تلے پسینہ آ گیا مگر مجال ہے جو وہ ٹس سے مس ہو جائیں اور انھیں میں سے ایک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنھیں دس فٹ دور سے دیکھ کر میں بھاگ جایا کرتا تھا۔

عورتوں کی بات کروں تو میری ناکامیوں کی فہرست وہاں بھی مختصر نہیں ہے۔ کہیں مجھے حضرت مریم علیہا السلام کا سامنا کرنا پڑا تو کہیں رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کا...... کہیں حضرت آسیہ علیہا السلام میرے سامنے آئیں تو کہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور پھر امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ ہر جگہ مجھے کامیابی نہیں ملی بعض جگہ ناکامی بھی میرے سامنے آتی رہی مگر ناکامی نے میرے حوصلے کو پسپا نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مجھے انسان پر چاہے وہ مرد ہو یا عورت پورا غلبہ حاصل ہے۔ ایسا غلبہ کہ میں جو چاہے ان سے کروا لوں۔

مرد کے دل میں مسلسل عورت کے خلاف زہر بھرتا رہتا ہوں، عورت کے دماغ کو مرد سے بدگمان کرتا رہتا ہوں۔ مرد کے ہاتھوں عورت کی

بے حرمتی کرواتا رہتا ہوں، عورت کے ہاتھوں مرد کی بے عزتی کرواتا رہتا ہوں۔ باقی سارے کام بڑی آسانی سے ہو جاتے ہیں کیونکہ ایک ہی مخلوق سے تعلق رکھنے والے یہ مرد اور عورت اگر ایک دوسرے کے ویسے ساتھی بن جاتے جیسے اللہ نے انہیں بنانا چاہا تھا تو شاید میں اتنا کامیاب نہ ہوتا مگر میں نے سب سے پہلے ان کے اس رشتے پر ہی وار کیا اور آپ خود دیکھ لیں کہ آج میں کتنا کامیاب ہوں۔ شوہر اور بیوی آپس میں خوش نہیں ہیں، بہن اور بھائی کے درمیان جھگڑا ہے، ماں اور بیٹا آپس میں الجھ رہے ہیں، باپ اور بیٹی کو آپس میں شکایتیں ہیں اور یہ سلسلہ چلتا ہی جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ میں نے تو سڑک پر چلنے والے ایک دوسرے سے انجان مرد اور عورت کے درمیان بھی غلط فہمی اور نفرت کے بیج بو دیے ہیں۔

مرد گھر سے باہر نکلنے والی عورت کی تحقیر کرتا ہے اور میں گھر سے باہر نکلنے والی عورت کے ذہن کو کچھ اس طرح بنا دیتا ہوں کہ وہ اسی حلیے میں گھر سے باہر آتی ہے جو اسے اور قابل تحقیر بنائے، پھر آگے میں کچھ نہیں کرتا، سب کچھ خود بخود ہی ہو جاتا ہے۔

صدیوں پہلے انسان کو زمین کا خلیفہ دیکھ کر حسد اور جلن کی جو آگ میرے اندر بھڑکی تھی وہ آج بھی روشن ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ اب یہ آگ میرے دامن کو نہیں جلا رہی، انسان کو بھی راکھ کرتی جا رہی ہے۔ اللہ نے ایک بار فرمایا تھا کہ آگ کا عذاب اس کے علاوہ اور کوئی نہیں دے سکتا۔ مگر میں نے انسان کے ہاتھوں...... جی بالکل آپ کے ہاتھوں یہ عذاب بھی دوسرے انسانوں کو دیا ہے۔ آپ بھولے تو نہیں ہوں گے نا جہیز کے مسئلے پر جلائی جانے والی عورتیں۔ مجھے کتنی ہنسی آ رہی ہے میں آپ کو کیا بتاؤں۔ انسان کو اللہ نے اب بھی اپنی خلافت سے نہیں ہٹایا مگر میں سچ بتاؤں انسان میں اب ایسی کوئی خوبی نہیں رہی ہے جو اسے خلافت کا اہل ثابت کر سکے اور یہ بات خود انسان بھی جانتا ہے۔ خود سوچیں جو مرد ایک خاندان کی نگہبانی صحیح طرح سے نہیں کر سکتا، وہ خلافت کیا کرے گا۔

مگر خیر چلیں۔ انسان کو ابھی بھی اسی خوش فہمی کا شکار رہنے دیں کہ وہ ابھی بھی اللہ کا پسندیدہ ہے اور وہ جو چاہے کرے اللہ اسے معاف کر دے گا۔ میں آپ کو بتاؤں اللہ ہر بار معاف نہیں کرتا اس کی ایک مثال تو میری صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ میری زندگی جتنی با مقصد مجھے آج محسوس ہوتی ہے، پہلے کبھی نہیں تھی۔ مجھے اپنی زندگی میں کسی خلا کا احساس نہیں ہوتا۔ میرا وجود اللہ نے آگ سے بنایا تھا اور میں نے یہ آگ اس کے پورے شر کے ساتھ آگے انسان کو منتقل کر دی ہے اور مسلسل کر رہا ہوں اور میرا ہر عمل مجھے پرسکون کر رہا ہے۔ مگر مرد اور عورت کو میں نے زندگی کو خالی اور بے مقصد ہونے کا فریب اور جھانسا دیا ہے۔ پھر ان خلاؤں کو پُر کرنے کے لیے وہ کیا کیا کرتے ہیں۔ وہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔ آخر آپ ہی تو انسان ہیں۔

مگر اس سب کے باوجود کبھی کبھی مجھے خوف آتا ہے، اتنا خوف کہ میں راتوں کو سو نہیں سکتا اور وہ خوف صرف ان لوگوں کے بارے میں سوچ کر آتا ہے جنہیں اللہ نے "میرے بندے" کہا تھا اور میں جانتا ہوں بات میں اللہ سے بڑھ کر سچا کوئی اور نہیں۔ میں یہ بھی علم رکھتا ہوں کہ دنیا میں وہ بندے اب بھی ہیں۔ میری لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اور اگر...... اگر...... وہ بندے بڑھنا شروع ہو گئے تو کیا ہوگا؟ کیا ہوگا؟ کیا ہوگا؟ بس پھر...... میرا خوف مجھے راتوں کو بے خواب اور دن میں بے قرار رکھتا ہے۔

مگر پھر مجھے آپ سب کا خیال آتا ہے "آپ سب کا" اور پھر میں ایک گہری سانس لے کر آرام اور سکون سے سو جاتا ہوں۔

آپ کے لیے بہت سی بددعاؤں اور نفرت کے ساتھ۔

آپ کا اپنا شیطان